© rasailojaraid.com

جائزے ______ ادارہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مادری زبان میں بات صدر ناصر انگریزی اور فرانسیسی بھی جانتے تھے لیکن غیر ملکی رہنماؤں سے بات "عربی" میں ہی کرتے تھے۔ ترجمانی کے لیے ترجمان رکھتے تھے (روزنامہ امروز)

ادھر یہ حال ہے کہ:

ہماری ۹۹ فی صد آبادی بلکہ ہزار میں نو سو ننانوے فی صد آبادی انگریزی سے بالکل بے خبر ہے مگر ستم ظریفی دیکھیے! کہ ہمارے ارباب اقتدار جب اپنی اس قوم سے بھی خطاب کرتے ہیں تو عموماً انگریزی ہی میں کرتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

عرب بیمار ہے اور مسیحا بدنیت عرب بیمار ہے لیکن جن مسیحاؤں کے ہاتھ میں ان کی نبض ہے وہ حد درجہ بدنیت ہیں۔ نگران پر ان کے اعتماد کا عالم یہ ہے کہ:

صدر ناصر کی وفات کے پہلے ہی دن کوسیگن ماسکو سے قاہرہ پہنچتا ہے اور اس کی تدفین کے کئی دن بعد تک وہاں پُر معنی خیز قیام کرتا ہے اور یوں پراسرار مصروف وقت گزارتا ہے جیسے کوئی شریک محفل ہو۔

فدائین اور شاہ حسین دونوں لڑ پڑتے ہیں، امریکہ نے شاہ حسین سے کہا کہ فکر نہ کیجیے! ہم تیرے ساتھ ہیں، اسرائیل کے راستہ سے کمک ارسال خدمت ہے یہ لو! اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جمعیۃ العلماء علماء سب کے رہنما ہوتے ہیں، جب متحد ہو جائیں تو اس سے سوا ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے ڈھب کی تین جمعیتیں بنائی ہیں۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام (تھانوی گروپ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمعیتہ علمائے اسلام (ہزاروی گروپ)

جمعیتہ علمائے پاکستان (بریلوی گروپ)

یہ تینوں علمائے کرام کی جمعیتیں ہیں۔ گو یہ سب علماء ہیں، لیکن ان کو اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے۔ اس لیے عجیب سے موڑ کاٹ کر آ رہی ہیں۔ اور جو موڑ مڑ کر آ رہی ہیں، وہ سب موڑ، موڑ ہی ہیں۔ دولتانہ موڑ، لاڑکانہ موڑ اور آستانہ موڑ — عوام سوچتے ہیں کہ علماء اور یہ موڑ؟

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس موقع پر اس کے سوا ہم اور کیا عرض کر سکتے ہیں کہ:

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اوہ! اتنی حاضری | مسٹر بھٹو، جب کہیں خطاب کرنے کے لیے جاتے ہیں تو وہاں اتنی حاضری ہوتی ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ آخر اس میں کچھ راز ہی ہے۔ اتنے بڑے سوادِ اعظم کی زبانِ حال سے یہ شہادت بے معنی نہیں ہو سکتی۔

اس کا صحیح جواب تو ہمارے اہل تقلید دوست ہی کو دینا چاہیے کیونکہ وہ مسلک حنفی کی حقانیت کے لیے کچھ اسی قسم کے معیاروں کو بہت اچھالتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ سب اتفاقات ہیں، معیارِ حق نہیں ہے۔ ورنہ دیکھیے! دنیا میں مسلم کی بہ نسبت غیر مسلم زیادہ ہیں، نیکوں کے مقابلہ میں بد بہت ہیں، مسجدیں ویران ہیں اور سینما آباد ہیں۔ غزوات نبوی میں بھی تقریباً تقریباً یہی کیفیت رہی ہے کفار زیادہ ہوتے تھے اور مجاہدین بہت کم — کربلا میں یزیدی زیادہ تھے، حسینی بالکل گنتی کے۔

مسٹر بھٹو کے ارد گرد جو لوگ جمع ہیں، وہ مسٹر بھٹو کا ہی دوسرا رخ ہیں (الا ما شاء اللہ وان ھو الا قلیل) کیا آپ کو ان کی یہی ادائیں پسند آتی ہیں۔

مسٹر قصوری | لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ محمود علی قصوری نامور اہل حدیث خاندان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چشم و چراغ ہیں ان کو کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ ؟ بھئی! جو اہل حدیث خاندان میں پیدا ہو، سے اہل حدیث نہیں کہتے۔ اہل حدیث وہ ہوتا ہے، جو قرآن و حدیث کو سامنے رکھ کر اپنے فکر و عمل کو ترتیب دیتا ہے ۔۔ جس کو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بجائے ہیگل، کارل مارکس اور لینن کی زندگی میں زیادہ کشش اور جامعیت محسوس ہوتی ہو۔ اس کو کوئی کیسے اہل حدیث کہہ سکتا ہے ۔۔۔ اگر کوئی اہل حدیث مرزائی ہو جائے تو کیا مرزائیت پاک ہو جائے گی۔ اگر جواب نفی میں ہے تو سوشلزم میں اہل حدیث خاندان کے ایک فرد کی شمولیت سے سوشلزم کیونکر پاک اور دین بن سکتا ہے؟

بارہ گھنٹے پہلے موت کی اطلاع مل جائے تو روزنامہ مشرق (۷ر اکتوبر) میں ایک دلچسپ سوال شائع ہوا ہے کہ

"اگر آپ کو موت کی اطلاع بارہ گھنٹے پہلے مل جائے تو......"

اور اس کے ساتھ دلچسپ جوابات بھی شائع ہوئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ اگر پہلے پتہ چل جائے تو میں اس عرصے میں اپنی تمام خواہشات کو پورا کروں گی۔

۲۔ میں ان بارہ گھنٹوں میں اپنے ماضی کو آواز دوں گی۔

۳۔ میرا ضمیر تو یہ کہتا ہے کہ میں مسلسل نمازیں پڑھتا رہوں اور توبہ و استغفار کرتا رہوں لیکن میرا دل کہتا ہے کہ میں ان لمحات میں کلفٹن کی دیوار پر بیٹھ کر آئس کریم کھاتا رہوں۔

۴۔ ایک موصوفہ فرماتی ہیں کہ میں یہ وقت فلم اسٹار زیبا کے ساتھ گزاروں گی، ان کے ساتھ ایک پکچر دیکھوں گی، پھر ان کو گھر لاؤں گی اور سرہانے بٹھا کر سورۂ یٰسین سنوں گی۔

۵۔ ایک صاحب فرماتے ہیں، میں یہ وقت فلم اسٹار ندیم کے ساتھ گزاروں گا۔ ایک اور نے کہا کہ، یہ وقت فلم اسٹار روزینہ کے ساتھ گزاروں گا (مشرق ۷ر اکتوبر خواتین کا کالم)

انا للہ وانا الیہ راجعون

اندازہ فرمائیے: کہ انسانی معاشرہ کا مزاج کس قدر بگڑ چکا ہے کہ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عزت کے تصور کی ترشی بھی ان کی بدمستی کو دور کرنے سے قاصر ہو گئی ہے۔ ایسے عالم میں اگر انسان کی بے ہوشی اور غفلت کا یہ حال ہے تو اس کی بدنصیبی کا کوئی کب تک رونا روئے اور کوئی کیا کرے؟

لڑکے لڑکیاں بھی قومی ملکیت میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ زنجبار کی سوشلسٹ ریاست کے صدر مسٹر عبید کرومے نے حال ہی میں ایک صدارتی فرمان جاری کیا ہے، جس کی رو سے کسی بھی لڑکی کی شادی کسی بھی لڑکے کے ساتھ کرائی جا سکتی ہے اور جو شخص اس جبری شادی میں مزاحمت کرے گا اسے قید اور کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ اس فرمان کے ساتھ سابقہ تمام قوانین کو سامراج کے بنائے ہوئے قوانین قرار دے کر منسوخ کر دیا گیا ہے (کوہستان ۱۱ ستمبر)

اب تک کا رونا یہ تھا کہ سوشلزم املاک کی انفرادی ملکیت کی نفی کرتا ہے اور تمام منقولہ وغیر منقولہ املاک کو قومی ملکیت قرار دیتا ہے۔ مندرجہ بالا خبر کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ صرف املاک تک محدود نہیں، بلکہ آپ کی آل اولاد بھی قومی ملکیت میں داخل ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قوم سے مذاق پاکستان پیپلز پارٹی کے چیرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو نے گزشتہ دنوں فیکٹری ایریا لائل پور کے اجلاس میں قرآن مجید کی جو جلد سر پر اٹھا کر حاضرین کو اپنے خلوص کا یقین دلانے کی کوشش کی تھی اس کے متعلق اچانک اسی پارٹی کے پرجوش اور سرکردہ رکن نے اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوئے انکشاف کیا کہ جزدان میں قرآن مجید نہیں تھا بلکہ ٹیلیفون کی ڈائرکٹری کی جلد تھی (کوہستان ۱۱ ستمبر)

یہ صرف اہالیان لائل پور سے نہیں بلکہ پوری قوم سے انھوں نے ایک مذاق کیا ہے اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بھٹو صاحب کے نزدیک قوم اور قرآن کی کیا قدر و منزلت ہے؟ یا آگے چل کر وہ پوری قوم اور قرآن پاک کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے کس طرح استعمال کر سکتے ہیں۔

غریبوں کے حامی بھٹو اور ان کے ہم سفر کا سارا کاروبار ہی یہ ہے کہ قوم کو اُلّو بنایا جائے، غولہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمائیے! نعرہ یہ ہے کہ ہم غریبوں کے لیے لڑ رہے ہیں مگر حالت یہ ہے کہ پیپلز پارٹی میں جتنے سرکردہ لوگ ہیں سب سرمایہ دار، جاگیردار اور بڑے زمیندار ہیں۔ مثلاً دیکھیے۔

بھٹو	۳۶ ہزار ایکڑ	سارق علی میمن	۲۲ ہزار ایکڑ
میر رسول بخش تالپور	۲۵ ہزار ایکڑ	ممتاز علی بھٹو	۲۲ " "
مخدوم طالب المولیٰ	۹۰ " "	جتوئی	۲۵ " "
میر علی احمد تالپور	۲۲ " "	مصطفیٰ کھر	۳ " "
پیر رسول شاہ	۲۶ " "	قصوری	لکھ پتی
قمر الزمان شاہ	۱۹ " "	مبشر	"
میر اعجاز علی	۳۲ " "	پگانوالہ	کروڑ پتی
حاکم علی زرداری	۲۰ " "		

(ملخصاً ندائے ملت ۱۳؍ اگست ۱۹۷۰ء)

آپ سوچیں کہ کیا یہ لوگ اس لیے پیپلز پارٹی میں شریک ہو رہے ہیں کہ اس میں شمولیت کیے بغیر ان کی جاگیریں غریبوں میں تقسیم نہیں ہو سکتیں یا وہ اب اس لیے بے چین ہو گئے ہیں کہ کسی طرح ان سے ان کی املاک لے لی جائیں؟

غیر سرکاری فوجی تنظیمیں ملک کے ہر شہری کا سپاہی اور فوجی ہونا ملک کی بڑی خوش نصیبی ہوتی ہے لیکن اندرون ملک ان کی ایسی غیر سرکاری آزاد فوجی تنظیمیں، جیسی کہ عرب میں "فدائین" کی چھاپہ مار تنظیمیں ہیں، کسی بھی ملک کے لیے اچھی فال نہیں ہو سکتیں۔ عرب حریت پسند یعنی فدائیوں کی غرض و غایت یہ تھی کہ، وہ فلسطین کو یہودیوں سے آزاد کرائیں گے، چنانچہ سارے ملک میں ان کو خوش آمدید کہا گیا اور ہر عرب ریاست نے ان کی پوری حوصلہ افزائی کی۔ مگر افسوس! اس کے لیے وہ یکسو نہ رہ سکے اور اندرون ملک، ملکی سیاست سے بھی دلچسپی لینے لگ گئے جس کا نتیجہ اردن اور فدائین کی جنگ میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ دراصل یہ بھی ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوشلسٹ تحریک ہے اور اس کے عزائم اچھے نہیں ہیں۔ بہرحال ہم اپیل کرتے ہیں کہ پاکستانی حکومت کو بھی اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے مرزائیوں کی فاروقی رجمنٹ جیسی عسکری یک جہتی سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

یہ پیپلز پارٹی ہے اور وہ اس کے رہنما

اسلام فرسودہ ہے تھرپارکر ڈسٹرکٹ پیپلز گارڈ کے کمانڈر سید مبارک علی قادری اپنے بہت سے ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی سے کنارہ کش ہو گئے۔ انھوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کی محبت اور اسلامی مساوات کے کھوکھلے نعرے بلند کرنے والے یہ عناصر اپنے خفیہ اجلاس میں کچھ اور نظر آتے ہیں اور اسلام کو ایک فرسودہ مذہب قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سندھ پیپلز پارٹی کے بیشتر لیڈر مہاجرین کے دشمن ہیں اور انھوں نے مزید بتایا کہ مجھے پارٹی کے خفیہ اجلاس میں شرکت کا موقع ملتا رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ایک سوشلسٹ کامریڈ نے کہا کہ اسلام موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ اس کی جگہ اس دور میں ماؤ کی کتاب سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ عربوں نے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں ذوالفقار لے کر فتح حاصل کی۔ آج ذوالفقار علی ہمارے قبضے میں ہے اور دوسرے ہاتھ میں ماؤ کی کتاب ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب میں نے اس پر احتجاج کیا تو مجھے جیل میں بھجوانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان میں سے بعض نے مہاجرین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت پارٹی کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے (کوہستان ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۲)

بھٹو کی اسلامی مساوات کا نمونہ مسٹر بھٹو کے ایک صاحب زادے ایک حادثے سے بال بال بچ گئے جس پر انھوں نے "جشن خوشی منایا"۔ کوہستان نے اس کی تفصیل پیش کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

انھوں نے اس موقع پر اپنے دربار خاص اور دربار عام میں الگ الگ دعوتوں کا انتظام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا۔ خاص مہمانوں کو ذاتی رہائش گاہ "المرتضیٰ" میں اور عام لوگوں کو لاڑکانہ کلب کے کھلے میدان میں بلایا گیا۔ امراء کے لیے ۵۰۰ مرغیاں اور ۱۰ من بکرے کا گوشت، متوسط لوگوں کے لیے ۴ من بکرے کا گوشت اور عوام کے لیے ۳ من گائے کا گوشت پکایا گیا۔ کیا یہی وہ مساوات محمدی ہے جس کے نفاذ کا وعدہ اٹھتے بیٹھتے کیے جا رہا ہے؟ (کوہستان ۱۴ اکتوبر صفحہ ۳۔ آج کی باتیں)

علمائے حق کے نام پر خیانت پیپلز پارٹی سندھ کے چیئرمین میر رسول بخش تالپور نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند، مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے اپنی تفسیر میں "اسلامی سوشلزم" کی حمایت کی ہے۔ علماء کرام نے میر تالپوری کے اس دعوے کو گمراہ کن اور بہت بڑا فریب قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نے اپنی زندگی میں نہ کوئی تفسیر لکھی ہے نہ ترجمہ کیا ہے بلکہ گزر اوقات کے لیے وہ مطبع مجتبائی میں قرآن کے نسخوں کی صحت الفاظ جانچنے کے لیے سات روپے ماہوار پر کام کرتے تھے۔ انھوں نے جس نسخے میں متن قرآن پاک کی صحت کی تصدیق کی تھی وہ ۱۳۰۵ھ میں شائع ہوا تھا اور اس کی کتابت منشی ممتاز علی دہلوی نے کی تھی جبکہ حضرت نانوتویؒ ۱۲۹۲ھ میں انتقال کر گئے تھے اور اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ حواشی مولوی حنیف ندوی نے لکھے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حنیف ندوی صاحب سوشلزم کے ایک بڑے دعوے دار ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم کے ادارۂ ثقافت اسلامی میں ملازم تھے۔ جماعت اسلامی کے مشہور رہنما جناب نعیم صدیقی صاحب نے تو "اسلامی سوشلزم" کی کتابت کو جعلی اور الحاقی قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حاشیے پر اسلامی سوشلزم کے الفاظ جس انداز کتابت میں لکھے ہوئے ہیں وہ عام عبارت کے مقابلے میں ان الفاظ کی صفاتی تحریر اور ان کی روشنائی تمن سے مختلف ہے۔ ان باتوں پر غور کرنے سے میر رسول بخش صاحب کا دعوے مشکوک ہو جاتا ہے۔

(کوہستان ۱۶ اکتوبر۔ ملخصاً)

© rasailojaraid.com